تعارفِ کتب

★

اسلامی مذاہب
(المذاہب الاسلامیہ)

استاذ ابوزہرۃ جامعۃ الشرعیۃ قاہرہ
مترجم : پروفیسر غلام احمد حریری صاحب ایم اے ۔ صفحات ۲۱۵
طباعت وکتابت اعلیٰ ، قیمت مجلد نو روپے

مسلمانوں میں اعتقادی، فقہی اور سیاسی اساس پر فرقہ بندیاں ہوتی رہیں مگر مسلمانوں کے سوادِ اعظم اہلِ سنت والجماعۃ اور وعدۂ حفاظتِ اسلام نے اکثر کو پنپنے نہیں دیا، مرورِ زمانہ کے ساتھ یہ فرقے مٹتے گئے، اور ان کا ذکر ملل ونحل کی کتابوں کی زینت رہ گیا۔ علامہ ابن حزمؒ اور عبدالکریم شہرستانیؒ کی الملل والنحل اور عبدالقادر بغدادی کی الفرق بین الفرق جیسی ضخیم کتابیں ان ہی فرقوں کے احوال ومعتقدات پر مشتمل ہیں۔ اسی نہج پر اور پچھلے کئی نو پیدا فرقوں کو سمیٹتے ہوئے مصر کے شہرہ آفاق محقق عالم مورّخ اور فقہ وفقہاء پر کئی تصانیف کے مصنف علامہ ابوزہرۃ نے المذاہب الاسلامیہ لکھی ہے۔ متعلقہ موضوع اور مبحث کے سارے گوشوں کو جمع کرنا اور ان پر معلومات کا ڈھیر لگاکر جچی تلی رائے قائم کرنا مصنف کا خاص انداز ہے۔ اور اسی انداز میں یہ کتاب بھی لکھی گئی ہے۔ اسلامی مذاہب اسی گرانمایہ کتاب کا سلیس اور شگفتہ ترجمہ ہے۔ اسلامی فرقوں کو اعتقادی، سیاسی اور فقہی خطوط پر تقسیم کرکے مصنف نے پیشِ نظر کتاب میں پہلی دو قسموں سے گفتگو کی ہے۔ اعتقادی فرقوں میں جبریہ، قدریہ، معتزلہ اور اشاعرہ وغیرہ اور سیاسی فرقوں میں معتزلہ اور خوارج اور ان سے نکلنے والے بیسیوں دیگر فرقوں کے افکار ونظریات ان کے فروغ پانے والے بلاد وامصار بانیٔ فرقہ کے حالات، معرضِ وجود میں آنے کی وجوہات اور ملت کو پہنچنے والے نقصانات سے کافی شافی بحث کی گئی ہے۔ مقدمہ کتاب میں اسباب اختلافِ امت پر فاضلانہ قلم اٹھایا گیا ہے، قریبی عرصہ میں پیدا ہونے والے فرقوں میں بہائی اور قادیانی فرقوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے، جن میں سے بہائی تو خود بھی اپنی نسبت اسلام کی طرف نہیں کرتے مصنف نے قادیانی فرقہ اور اس کے بانی کے افکار وعقاید اور دعاوی پر محققانہ روشنی ڈال کر

اس فرقہ کے کفر و ضلالت پر جمہور امت کی ہمنوائی کی ہے، اس لحاظ سے بہائی اور قادیانی دونوں فرقے اسلام سے اصولاً اور کلیۃً متضاد ہیں، مگر مصنف نے محض رسمی طور پر ان کا ذکر اپنی کتاب میں کر دیا ہے ہمیں خوشی ہے کہ قادیانیت پر عالم عرب کے ایک مشہور مصنف نے قلم اٹھا کر اس کے دجل و تلبیس سے عربوں کو آگاہ کر دیا اس سے قبل الملل والنحل للشہرستانیؒ کے طبع جدید (قاہرہ ۱۹۶۱ء) کے ذیل میں بھی محمد سید گیلانی صاحب نے (ص۵۰ تا ص۶۳) قادیانیت پر فاضلانہ گفتگو کی ہے اور مولانا ابوالحسن علی ندوی کی کتاب قادیانیت سے تو عالم عرب میں اسکی پوری قلعی کھول دی ہے۔ مصنف کی تحقیق و کاوش پھر فاضل مترجم کی محنت سے اس محققانہ کتاب کا اردو دان طبقہ کیلئے بھی قابلِ استفادہ ہو جانا بہت قابلِ ستائش ہے۔ مصنف سلفی المذہب ہیں اور پھر اس کتاب نے تو تفضیل علیؓ و اہل بیت کے بارہ میں ان کے رجحانات کی نشاندہی کر دی ہے۔ یہ رجحان مذموم نہیں لیکن تفضیل اور مساوات کے جھگڑوں میں پڑ کر احتیاط اور اعتدال کا دامن تھامے رکھنا بہت مشکل بات ہوتی ہے۔ مصنف بھی اسی بے اعتدالی کے شکار ہو گئے ہیں، اور حضرت عثمانؓ، حضرت معاویہؓ کا ذکر کرتے ہوئے ان کی شانِ صحابیت اور مقام و مرتبہ کی رعایت نہیں کر سکے۔ مشاجرات صحابہؓ کے بارہ میں یہ اندازِ گفتگو نہ تو کتاب و سنت کے عمومی مزاج کے مطابق ہے اور نہ مبنی بر احتیاط و تحقیق۔ اسلام کے سیاسی فرقوں از قسم شیعہ و خوارج وغیرہ کی تشکیل میں صحابہؓ کے متعلق اسی غیر محتاط مبنی بر افراط و تفریط اندازِ فکر اور نظری تعصب کا بنیادی حصہ ہے۔ اگر شیخ ابوزہرۃ کو حضرت عثمانؓ و معاویہؓ جیسے صحابہ سے حسنِ ظن نہیں تو خطرہ ہے کہ سیاسی فرقوں سے بحث کرتے ہوئے بھی ان کا قدم جادۂ حق و انصاف پر قائم نہ رہ سکا ہو۔ شیخ ابوزہرۃ بلاشبہ ایک وسیع النظر عالم ہیں، اور اس بنا پر کئی مسائل میں اپنی رائے جمہور کے خلاف قائم کرتے ہیں، مثال کے طور پر خلافت کی شرائط سے بحث کرتے ہوئے ارشاد نبوی "الائمۃ من قریش" پر مبنی اشتراط قرشیت کو ایک ہونے والے واقعہ کی اطلاع (اخبار غیب) پر محمول فرماتے ہیں، جبکہ جمہور علماء نے اسے پیشنگوئی کی بجائے حکم اور امر قرار دیا ہے، چنانچہ اکثر متکلمین اور فقہاء اسے شرائط خلافت میں شمار کرتے چلے آئے ہیں، مصنف نے جمہور کے نقطۂ نظر پر منصفانہ گفتگو کی ہے، مگر یہ اشکال اب بھی قائم ہے کہ اگر حدیث الائمۃ من قریش از قسم اخبار غیب تھی تو حضرت صدیقؓ نے سقیفۂ بنو ساعدہ میں اسے بطور استحقاق کیوں پیش فرمایا؟ صحابہ کرامؓ یہ کہہ کر ان کی دلیل کو ٹھکرا سکتے تھے کہ اخبار غیب اوروں پر حجت نہیں بن سکتا اور نہ اخبارات

پر تشریع ہو سکتی ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ صحابہؓ نے اخبار غیب پر عمل کرنے کی بجائے صدیقی استدلال پر سکوت فرماکر اس کے استغفاقی اور حکمی ہونے پر بھی اجماع سکوتی کر لیا۔ غیر قریشی کی امامت کی صحت یا صرف عدم اولیت کا قول خوارج میں سے دو فرقوں فزاریہ اور کجبیہ کا ہے ۔۔۔ اہل سنت والجماعت کا نہیں ۔۔۔ ان کی ہمنوائی کرنی تھی تو زیادہ قوت استدلال کی ضرورت تھی ۔۔۔ مصنف نے جدید فرقوں سے بحث کے دوران باب اجتہاد بند ہونے پر افسوس ظاہر کیا ہے، ادھر انہیں زیادہ فرقہ بندیوں سے بھی خوشی نہیں ہوگی، مگر ہمارے خیال میں تحزب اور تفریق و تفرق میں کمی کے لحاظ سے تو اجتہاد کا مسدود ہونا مفید ہی ثابت ہوا، پچھلی چند صدیوں اور عصر حاضر میں وہ دینی و علمی فرقے جو فرقے کم اور فتنے زیادہ تھے، اسی بے لگام اجتہاد کا نتیجہ تھے ۔۔۔ اسی طرح مصنف نے ائمہ اربعہ کی تقلید کو تعظیم قبور، اور دیگر بدعات کی شکل میں ظہور کفر و شرک کا سبب قرار دیا ہے لیکن ان منکرات کی وجہ سے اگر تقلید مذموم ٹھہر جائے تو کیا تعظیم و تقدیس کے ایسے ناجائز مظاہر سے اولیاء امت بلکہ انبیاء کرام تک کے ساتھ جہالت کی وجہ سے نہیں کئے جا رہے، پھر کیا ان کے اقوال کی عظمت اور حیثیت اور ان کی اتباع و اطاعت بھی اس وجہ سے مذموم ہو جائے گی، کتاب کے فاضل مترجم نے جگہ جگہ حواشی میں اپنی آزادانہ رائے ظاہر کی ہے۔ اور حضرت معاویہؓ کے معاملہ میں بجا طور پر گرفت کی ہے، مگر وہ مصنف کتاب سے بڑھ کر سلفی الخیال معلوم ہوتے۔ اس لئے مصنف نے جہاں وہابیت پر گرفت کی ہے، مترجم نے اسکی دفاع کی کوشش کی ہے۔ ان دو ایک باتوں کو چھوڑ کر "اسلامی مذاہب" معلومات تحقیق اور موضوع کے لحاظ سے نہایت گرانمایہ کتاب ہے۔ جن لوگوں کی رسائی اصل کتاب تک نہ ہو سکے انہیں "اسلامی مذاہب" کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ اردو زبان میں اس موضوع پر یہ پہلی کتاب ہے جس کے لئے کتاب کے معزز ناشرین نہایت تحسین کے مستحق ہیں۔ (س ح)

ہندوستان جانے والی ڈاک

بھارت جانے والے الحق کے تمام پرچے پچھلے ماہ واپس کر دئے گئے جبکہ ہندوستانی ڈاک (خطوط، رسائل، کتب وغیرہ) برابر آ رہی ہے معلوم نہیں اس کی وجہ کیا ہے یہ ظلم جس طرف سے بھی ہو رہا ہے فوری توجہ اور تدارک کا مستحق ہے۔ (ادارہ)